REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

یوم چہار شنبہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ا/

جلد ۴۵/۱۰ | ۷ نبوت ۱۳۳۵ ہش | ۷ نومبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۶۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے"۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ مورخہ ۴ نومبر کی شام کو لاہور سے بخیریت ربوہ تشریف لے آئے تھے۔

ربوہ ۶ نومبر۔ کل مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج میں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ نے اسرائیل کے ماضی اور مستقبل کے متعلق ایک نہایت دلچسپ اور پُر از معلومات لیکچر دیا۔ آپ کے اس لیکچر کا خلاصہ کل کے اخبار میں دیا جائے گا۔

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب لنڈن سے گولڈ کوسٹ روانہ ہو گئے

لنڈن ۵ نومبر بذریعہ تار) مکرم مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن مطلع کرتے ہیں۔ کہ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔ اے آج بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن سے گولڈ کوسٹ روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں آپ احمدیہ کالج کماسی میں پرنسپل کی حیثیت سے خدمات بجا لائیں گے۔ احباب صاحبزادہ صاحب موصوف کے منزل مقصود تک بخیریت پہنچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

پورٹ سعید کے چاروں طرف گھمسان کی لڑائی مصر کی طرف سے برطانوی اور فرانسیسی قبضہ کی تردید

ہم کبھی ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔ قاہرہ ریڈیو سے پورٹ سعید کے مصری کمانڈر کا اعلان

مصری فوجیں خوفناک طریق پر مدافعت کر رہی ہیں۔ برطانوی اور فرانسیسی فوج کے کمانڈر انچیف کا اعتراف

قاہرہ ۶ نومبر۔ مصر نے برطانیہ اور فرانس کے اس دعوے کی تردید کی ہے کہ پورٹ سعید پر ان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اس وقت پورٹ سعید کے چاروں طرف گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ پورٹ سعید پر قبضہ کا دعوے سب سے پہلے برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن نے کل رات دارالعوام میں کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ابھی ابھی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پورٹ سعید کے کمانڈر نے ہتھیار ڈالنے کی بات چیت شروع کر دی ہے۔ اور اس علاقے میں جنگ بند کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

مسٹر ایڈن نے لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر گیٹسکل کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا کہ پورٹ سعید پر قبضہ کے بعد سارے مصر میں جنگ بند ہو جانی چاہیئے۔ مسٹر ایڈن کے اس اعلان کے فوراً بعد قاہرہ ریڈیو نے اس کی پُر زور تردید کی اور کہا کہ پورٹ سعید کے گرد زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ مصری فوج کے ساتھ مقامی باشندے بھی لڑائی میں حصہ لے رہے ہیں اور دشمن کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں اس کے بعد ریڈیو کا تعلق پورٹ سعید کے مصری کمانڈر سے کر دیا گیا۔ کمانڈر نے اسی وقت ریڈیو پر اس خبر کی تردید کرتے ہوئے کہ پورٹ سعید پر مصری قبضہ ہو گیا ہے کہا پورٹ سعید کبھی ہتھیار نہیں ڈالے گا۔ مسٹر ایڈن نے دارالعوام میں اعلان کر کے سیاسی چال چلی ہے۔

کل جب برطانوی چھاتہ فوج اتری تو مصری ٹینکوں اور چھوٹی توپوں نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اب تک چھاتہ فوج کی تین ٹکڑیاں اتاری جا چکی ہیں پہلے جو فوج اتاری گئی تھی اس کا صفایا ہو چکا ہے۔ اور اب بعد میں اترنے والی فوجیں لڑ رہی ہیں۔ کل برطانوی اور فرانسیسی فوج کے کمانڈر انچیف نے قبرص میں اعتراف کیا کہ مصریوں کی طرف سے سخت خوفناک طریق پر مدافعت کی جا رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مصری نہر سویز پر قبضہ ہونے کا موقعہ دینا نہیں چاہتے۔ انہوں نے مزید کہا ابھی ہمارا مصر کی صرف ایک تہائی فوج سے مقابلہ ہوا ہے۔ ابھی مصر کی دو تہائی مربوط فوج میدان میں نہیں آئی ہے۔ علاوہ ازیں مصر کے پاس کافی تعداد میں ٹینک بھی موجود ہیں۔ انہوں نے مزید کہا میرے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ میں نہر سویز کے کناروں پر برطانوی اور فرانسیسی فوج کو قابض کر دوں۔

کل برطانوی ہوائی جہازوں نے قاہرہ اور پورٹ سعید پر بمباری کی جس میں شہریوں کو زبردست نقصان پہنچا۔ ہلاک اور زخمی ہونے والوں میں عورتیں اور بچے زیادہ ہیں۔ قاہرہ سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں تمام پاکستانی باشندے بخیریت ہیں۔

مصر میں جنگ بند کرانے کے لئے روس اور امریکہ متحدہ کارروائی کریں

صدر آئزن ہاور کے نام مارشل بلگانن کا پیغام

ماسکو ۶ نومبر۔ روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن نے صدر آئزن ہاور کے نام ایک پیغام بھیجا ہے جس میں تجویز پیش کی ہے کہ مصر میں جنگ بند کرانے کے لئے روس اور امریکہ مل کر کارروائی کریں۔ پیغام میں مارشل بلگانن نے لکھا ہے۔ بحیرہ روم میں امریکہ کا ایک بہت بڑا بحری بیڑا ہے۔ اسی طرح روس کے پاس بھی بحری اور ہوائی طاقت موجود ہے۔ دونوں مل کر مصر اور مشرق وسطیٰ میں خونریزی بند کرا سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید لکھا ہے کہ مصر کے حالات کا تقاضہ ہے کہ اقوام متحدہ فوری اقدام کرے۔ اگر ایسے نازک وقت میں بھی اقدام نہ کیا گیا۔ تو انجمن اقوام متحدہ پر سے قوموں کا اعتماد اٹھ جائے گا۔ اور یہ ادارہ بالکل ختم ہو کر رہ جائے گا۔ مارشل بلگانن نے برطانوی اور فرانسیسی حملہ کو ڈاکہ زنی سے تعبیر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ یہ دونوں نو آبادیاتی نظام پھر سے قائم کرنے کے لئے یہ کارروائیاں کر رہے ہیں۔ مارشل بلگانن نے برطانیہ۔ فرانس اور اسرائیل کو بھی الگ الگ مراسلے بھیجے ہیں۔ اور ان میں انہیں خبردار کیا ہے۔ کہ اگر وہ اپنے جارحانہ ارادوں سے باز نہ آئے تو تیسری عالمگیر جنگ چھڑ جائے گی۔

ادھر روسی وزیر خارجہ مسٹر شیپلاف نے سلامتی کونسل کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں تجویز کیا ہے کہ سلامتی کونسل روس اور امریکہ کو اپنی فوجی طاقت استعمال کر کے مصر میں جنگ بند کرانے کے لئے کہے۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ سلامتی کونسل نے روس کی اس تجویز پر غور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ادھر مسٹر آئزن ہاور نے بھی مارشل بلگانن کی یہ تجویز کہ روس اور امریکہ مل کر فوجی کارروائی کریں نامنظور کر دی ہے امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر روس یا کسی اور ملک نے از خود کوئی کارروائی شروع کی۔ تو امریکہ اس کی مخالفت کرے گا۔

اسرائیل جنگ بند کرنے کیلئے تیار ہے

نیو یارک ۶ نومبر۔ اسرائیل کے وزیر اعظم ڈیوڈ بن گوریان نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو اطلاع دی ہے کہ اسرائیل لڑائی بند کرنے کو تیار ہے۔ انہوں نے یہ پیغام برطانوی ۹۹

۹۹ لیڈروں کو بھی بھیجا ہے اور لکھا ہے کہ مصر سے جو بھی سمجھوتہ ہو۔ اس میں یہ بات قطعی طور پر طے ہو جانی چاہیئے کہ نہر سویز پر بین الاقوامی کنٹرول رہے گا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ رنومبر ۱۹۵۶ء

اہلِ علم حضرات کے فرائض

کل مغربی پاکستان اہل حدیث کانفرنس منعقدہ حال بمقام گوجرانوالہ میں ایک قرارداد پاس کی گئی ہے۔ جس کا منشا سنی علماء پر مختلف پابندیوں کے خلاف احتجاج کرنا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ

"سنی علماء کے ساتھ یہ سلوک نہ صرف غیر منصفانہ اور مستبدانہ ہے۔ بلکہ ایک فرقہ کے علماء کے ساتھ غیر مساوی سلوک کے مترادف ہے۔"

لاہور کے ایک ہفت روزہ اہل حدیث معاصر نے اس قرارداد کے متعلق ایک اداریہ شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ

"مصائب رسانی میں تخصیص و امتیاز صرف علمائے اہل سنت کو حاصل ہے۔ باقی فرقوں کے اہل علم اس زمرہ میں داخل نہیں۔ ان کے لئے نہ سیفٹی ایکٹ ہے۔ نہ سیفٹی آرڈیننس نہ پابندئ تقریر ہے۔ اور نہ نقل وحرکت کی راہیں مسدود۔

ہم قطعی یہ نہیں چاہتے۔ کہ جو علماء حکومت کے دستِ تظلم سے مصئون ہیں وہ اس زمرہ میں آئیں۔ بلکہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ دوسرے فرقوں کے اہل علم کی طرح سنی علماء سے بھی پابندیاں ختم کر دی جائیں۔ اور لوگوں کو شک وریب کی کسی بھی مقدار سے بالکل دور اور الگ رکھا جائے۔"

پاکستان کا دستور اس معنی میں ایک جمہوری دستور ہے۔ کہ اس کی رو سے ہر شخص کو بنیادی آزادیاں حاصل ہیں۔ اور تقریر وتحریر کا ہر شخص اور ہر فرقہ اور گروہ کو یکساں حق حاصل ہے۔ قانون کی نظر میں سب فرقے یکساں ہیں۔ لیکن ہر ایک فرقہ یا شخص اپنے یہ حقوق صرف اس طرح استعمال کر سکتا ہے۔ کہ دوسروں کی نہ تو دلآزاری ہو۔ اور نہ ان کے ایسے ہی حقوق پر زد پڑتی ہو۔ اور نہ فساد فی الارض کا اندیشہ ہو۔

اس لحاظ سے ہمیں حکومت کا یہ حق بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اگر کوئی شخص اپنے بنیادی حقوق کا ایسا استعمال کرتا ہے۔ جس سے فساد فی الارض کا اندیشہ ہو۔ تو اسے اختیار ہے۔ کہ کسی کو اپنا یہ حق ایسے غلط طریقے سے استعمال کرنے کی اجازت نہ دے۔ اور صرف نقضِ امن کو روکنے کی خاطر بعض پابندیاں عاید کرے۔ اگر ہم حکومت کے اس حق کو تسلیم نہیں کرتے۔ تو نہ تو دستور کی ان جمہوری دفعات کا کوئی فائدہ ہے۔ اور نہ حکومت کا کوئی مقصد سمجھ میں آسکتا ہے۔ حکومت کا اولین کام ملک میں امن وامان کی فضا قائم رکھنا ہے۔ اس لئے اس کو طاقت دی گئی ہے۔ کہ وہ طاقت کے استعمال سے ایسی بدعنوانیوں کو روکے جن سے ملک میں امن وامان کی فضا کو نقصان پہنچتا ہو۔ بے شک آزادی ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ اور اس پر پابندیاں نہیں ہونی چاہئیں۔ لیکن یہ حق اسی وقت سلب ہو جاتا ہے۔ جب اس کا غلط استعمال کیا جائے۔

اس لئے اگر تو جن علماء پر پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ وہ اپنے حق تقریر وتحریر کا صحیح استعمال کرتے ہیں۔ اور حکومت نے ان پر ناحق پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ تو ہم بھی معاصر کی پُرزور تائید کرتے ہیں۔ مگر ہمیں افسوس ہے۔ کہ معاصر نے اپنے طویل اداریہ میں کہیں یہ دعوےٰ نہیں کیا۔ کہ یہ پابندیاں بے بنیاد ہیں۔ البتہ معاصر نے یہ کہا ہے۔ کہ وہ دوسرے فرقوں کے علماء پر پابندیاں لگوانا نہیں چاہتے۔ ہم بھی چاہتے ہیں۔ کہ کسی فرقہ کے علماء پر پابندیاں نہیں ہونی چاہئیں۔ مگر معاصر کو یہ ضرور ثابت کرنا چاہیئے تھا کہ جن علماء پر پابندیاں لگائی گئی ہیں وہ محض اس وجہ سے لگائی گئی ہیں۔ کہ وہ اہل سنت ہیں۔ اور ان کا اس کے سوا اور کوئی قصور نہیں ہے۔

اگرچہ معاصر نے اس کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ لیکن ہمارا قیاس ہے۔ کہ اہل حدیث کانفرنس میں جو قرارداد پاس ہوئی ہے۔ اس کا تعلق ان علماءِ اہل سنت پر پابندیوں سے ہے۔ جو پچھلے دنوں بعض علماء پر شیعہ سنی خلفشار کے سلسلہ میں لگائی گئی ہیں۔ اس کی ایک ظاہر وجہ کہ اہل سنت علماء پر ہی پابندیاں کیوں لگائی گئی ہیں۔ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ شیعہ اس ملک میں اہل سنت کے مقابلہ میں تھوڑے ہیں۔ اور گذشتہ محرم کے موقعہ پر دونوں فرقوں میں اختلافات نے کسی قدر خطرناک صورت اختیار کر لی تھی۔ اور تصادم کا خدشہ لگ گیا تھا۔

ایسے تصادم کی ایک بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ دونوں طرف سے بعض غیر ضروری باتوں میں ضد کی جاتی ہے۔ اور سمجھا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی فریق جھک گیا۔ تو اس کی ہمیشہ کے لئے حق تلفی ہو جائے گی۔ حالانکہ اگر دونوں فریقوں کے علماء میں اسلام کا صحیح جذبہ کام کر رہا ہو۔ تو جھک جانا بجائے برائی کے ایک اعلیٰ انسانی خوبی ہے۔ اگر مختلف فرقوں کے علماء رواداری سے کام لیں۔ اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا جو ایک اعلیٰ اسلامی اخلاق ہے۔ ضروری خیال کریں۔ اور اختلاف رائے کو برداشت کرنے کی عادت ڈالیں۔ تو بجائے جنگ وجدل کے صلح وآشتی کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ عقائد کی درستی ایک مسلمان کے لئے نہایت ضروری امر ہے۔ اور انسان کا حق ہے۔ کہ جن عقائد کو وہ درست سمجھتا ہے۔ ان کی تبلیغ بھی کرے۔ لیکن عقائد ڈنڈے کے زور نہ تو بدلے جا سکتے ہیں۔ اور نہ ایسا طریق کار اسلام جائز قرار دیتا ہے۔ کیونکہ اس سے فتنہ اور فساد فی الارض کی راہ کھلتی ہے۔ اس لئے جیسا کہ قرآن کریم کی ہدایت ہے ہمیں تبلیغ کے لئے بھی احسن طریق اختیار کرنا لازمی ہے۔

سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ایک مدت سے ہمارے علماء اختلافی بحثوں میں اس قدر الجھے ہوئے ہیں۔ کہ انہیں عوام کے اخلاق کی اصلاح وتربیت کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ جو دراصل حقیقی اسلامی کام ہے۔ وہ درستئ عقائد کے لئے تو غلو کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور جنگ وجدل تک نوبت پہنچانے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ مگر عوام میں اسلامی اخلاق پیدا کرنے اور ان کے دین اور دنیا کو سنوارنے کے لئے قطعاً کوئی کام نہیں کر رہے۔

آج دیکھا جائے۔ تو مسلمانوں کے معاشرہ میں ہزاروں برائیاں در آئی ہوئی ہیں۔ اور عوام مسلمان کئی نقصان دہ رسومات کے شکار ہو رہے ہیں۔ ان میں نہ تو باہمی محبت باقی رہی ہے۔ اور نہ خدمت خلق کے جذبات موجود ہیں۔ اگر ہمارے علماء فرقہ دارانہ عقائد کی جنگ لڑنے کی بجائے خدمتِ خلق کی طرف توجہ دیں۔ تو وہ ملک وقوم کی بڑی خدمت کر سکتے ہیں۔ اور ان نقصانات سے بھی ملک کو بچا سکتے ہیں۔ جو آپس کے جھگڑوں کی وجہ سے ہونے لازمی ہیں۔ اس طرح ہمارے علماء مفید کام کر سکتے ہیں۔ اگر ایسے علماء کی ایک معتد بہ تعداد ملک میں نکل آئے۔ جو ایسی قربانی کر سکتے ہوں۔ تو چند ہی دنوں میں مسلمان اقوام کی نکبت اقبال اور فتحمندی میں تبدیل ہو سکتی ہے۔

علمائے کرام کا یہ بنیادی فرض ہے۔ جس کی طرف سے غفلت برتنے کا نتیجہ ہے۔ کہ مسلمان اقوام اخلاقاً چاہِ پستی میں گرتی چلی جا رہی ہیں۔ اور اقوام عالم میں ان کا وقار روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے۔ چاہیئے کہ علماء اپنے اس فرض کی طرف جلد سے جلد متوجہ ہوں۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک ضروری ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چند دن ہوئے ایک نکاح کا اعلان فرماتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ احباب کو چاہیئے کہ اپنے ناموں کے ساتھ اپنی قوم کا ذکر نہ کیا کریں۔ کیونکہ احمدی ہونے کے بعد مختلف قوموں کے افراد آپس میں بھائی بن جاتے ہیں۔ اس لئے احمدیت میں آنے کے بعد بھی پرانے قومی امتیاز کو قائم رکھنے کی کوشش کرتے رہنا مناسب نہیں ہے۔

اس سلسلے میں حضور نے فرمایا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ جو القاب عرف عام میں ناموں کے شروع میں مخاطب کرتے وقت استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کو بھی لکھنا یا بولنا چھوڑ دیا جائے۔ جیسے چودھری۔ شیخ۔ ملک وغیرہ۔ کیونکہ ان کے ذریعہ مختلف اشخاص کے تعارف میں آسانی ہوتی ہے۔ اور یہ خطاب کا مختصر اور معزز طریق ہے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

اقوام متحدہ کے ڈائرکٹر برائے مغربی افریقہ کی احمدیہ مشن سیرالیون میں آمد

دار التبلیغ میں قیام ۔ احمدیہ مشن کی قابل قدر تعلیمی ۔ سماجی اور ثقافتی خدمات کا اعتراف

از مکرم قاضی مبارک احمد صاحب شاہد مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ

بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

سیرالیون احمدیہ مشن خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز ترقی کے راستہ پر گامزن ہے ۔ اور اہل علم طبقہ کی نظروں میں اہمیت حاصل کرتا جا رہا ہے ۔ اور ہماری تعلیمی ۔ ثقافتی اور سماجی مساعی مقبولیت عامہ حاصل کر رہی ہے ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ڈاکٹر لائمٹ گیبر جو تمام مغربی افریقہ میں اقوام متحدہ (یو ۔ این ۔ او) کے نمائندہ ہیں ۔ اور ڈائریکٹر مقرر ہیں ۔ لائبیریا سے سیرالیون کے آفیشل دورے پر تشریف لائے ۔ انہوں نے اپنی آمد سے قبل ہی ہمیں ایک خط اور تار کے ذریعہ مطلع کر دیا تھا ۔ کہ وہ یہاں تشریف لا رہے ہیں ۔ اور ہمارے دار التبلیغ میں ہی قیام کریں گے ۔ نیز مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب مبلغ لائبیریا نے بھی ہمیں ان کی آمد کی اطلاع دے دی تھی ۔ بلکہ انہیں بو احمدیہ دار التبلیغ میں قیام کرنے کی دعوت بھی انہوں نے ہی دی تھی ۔ جو انہوں نے قبول کر لی ۔ چنانچہ اس اطلاع کے مطابق جملہ انتظامات مکمل کر لئے گئے ۔ مقامی مبلغین نے ان کا بو ریلوے سٹیشن پر پرتپاک خیر مقدم کیا ۔ اور ان کو بذریعہ کار مرکزی دار التبلیغ میں لایا گیا ۔ اور ان کی خاطر خواہ مہمان نوازی کی گئی ۔

مارچ پاسٹ

اگلے دن نو اکتوبر کو ناشتہ کے بعد بو احمدیہ سنٹرل سکول کے طلبہ اور سٹاف نے سکول کے وسیع میدان میں ان کے سامنے مارچ پاسٹ کیا ۔ اور انہیں باقاعدہ سلامی دی جس سے وہ بہت متاثر ہوئے ۔ آپ نے طلباء کے ڈسپلن کی تعریف کی ۔ ازاں بعد تمام طلباء اور اساتذہ سکول کے اسمبلی ہال میں جمع ہو گئے ۔ جہاں انہوں نے مختلف چارٹوں اور تصاویر کے ذریعہ بچوں سے متعلقہ یو ۔ این ۔ او کی کارگزاری کا ایک مجمل مگر نہایت عام فہم پیرائے میں نقشہ پیش کیا ۔ آدھ گھنٹہ کے قریب لیکچر جاری رہا ۔ بعد میں طلبہ کو سوالات کا موقعہ دیا گیا ۔ طالب علموں نے مختلف سوالات کئے ۔ جن کے ڈائریکٹر صاحب موصوف کی طرف سے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ۔ اسی دوران میں لوکل اخبارات میں اشاعت کے لئے صاحب موصوف کی بعض تصاویر بھی لی گئیں ۔ آخر میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج نے ڈائریکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا ۔ صاحب موصوف نے سکول کی لاگ بک میں جو ریمارکس دیئے ۔ ان کا ترجمہ درج ذیل ہے :-

"میں اس تعلیمی ادارے کے افسران اور منتظمین کے لئے جو ملکی اور ملی فلاح و بہبود کی خاطر ہر قسم کی کوشش بروئے کار لا رہے ہیں نیک جذبات رکھتا ہوں ۔ اور انہیں مبارکباد پیش کرتے ہوئے یقین دلاتا ہوں کہ ان کی جدوجہد اور کوششیں ضرور کامیاب رہیں گی" ۔

سکول سے فراغت کے بعد وہ مکرم مولوی صاحب کے ساتھ احمدیہ مشن سے ملحقہ عیسائی مشن رالیس ۔ ڈی ۔ اے میں تشریف لے گئے ۔ وہاں بھی صاحب موصوف نے اور مکرم مولوی صاحب نے ان کے سنٹرل سکول میں مختصر لیکچر دیئے ۔ واپسی پر بو کے سرکاری ہسپتال کے انچارج جو اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف میڈیکل سروسز بھی ہیں انہیں اپنے ساتھ لے گئے ۔ تاکہ وہ یہاں کے ہسپتال وغیرہ کا معائنہ کر سکیں ۔ وہاں سے ابھی وہ واپس آئے ہی تھے ۔ کہ رورل ویلفیئر آفیسر پروٹیکٹوریٹ ہمارے مشن میں پہنچ گئے ۔ اور انہیں سوشل ویلفیئر سنٹر دکھانے کے لئے ساتھ لے گئے ۔ جہاں انہوں نے یو ۔ این ۔ او کے متعلق ایک تقریر کی ۔ لیکچر سے فراغت کے بعد واپس احمدیہ مشن تشریف لائے ۔ اور چائے نوشی کے بعد احمدیہ پبلک لائبریری اور ریڈنگ روم اور بک شاپ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے ۔ لائبریری اور ریڈنگ روم کے حسن انتظام اور صفائی کا ان پر بہت اچھا اثر ہوا ۔ لائبریری کی وزیٹر بک میں انہوں نے جو ریمارکس دیئے ان کا ترجمہ ذیل میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے :-

"یہ لائبریری جس کو دیکھنے کا مجھے آج فخر حاصل ہوا ہے ۔ تنوع اور مجموعہ کتب کے لحاظ سے ایک قابل قدر ذخیرہ ہے ۔ اور جس صفائی اور جس حسن انتظام کے ساتھ کتب و رسائل کو قارئین کے سامنے پیش کرنے کے لئے ترتیب دیا گیا ہے وہ بہت مفید اور قابل تعریف ہے اور اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں ۔

میں اس لائبریری کے منتظمین کی ترقی اور روشن مستقبل کے لئے دعا کرتا ہوں ۔ نیز خود بھی وعدہ کرتا ہوں کہ جب میں اپنی جائے قیام یعنی مانرو ویا پہنچوں گا ۔ تو اس انمول ذخیرہ میں یو ۔ این ۔ او کی طرف سے مزید مفید ذخیرہ کی زیادتی کی پوری کوشش کروں گا نیز عنقریب اس لائبریری کا یو ۔ این ۔ او کے ثقافتی اور اطلاعات کے سیکشن سے رابطہ قائم کر کے اس کے سٹاک میں سے کچھ کتب و رسائل بھجواؤں گا" ۔

لائبریری و ریڈنگ روم اور بک شاپ کے معائنہ کے بعد ڈائریکٹر صاحب موصوف واپس تشریف لائے ۔ شام کے کھانے کے دوران میں یو ۔ این ۔ او کے متعلق ایک سیر حاصل بحث ہوئی ۔ چونکہ ان کی سیٹ ہوائی جہاز کے لئے ریزرو تھی ۔ اس لئے اگلے دن علی الصبح ہی واپس فری ٹاؤن تشریف لے گئے ۔ جہاں سے لائبیریا روانہ ہو گئے ۔

ان کے بو میں قیام کے دوران کئی اور لوگوں نے بھی ان سے لیکچر وغیرہ کی خواہش کی ۔ مگر وہ وقت کی کمی کی وجہ سے [illegible] اور یہی کہتے رہے کہ ان کے بو میں آنے کا اہم مقصد احمدیہ مشن کی اس ملک کی بہبودی کے لئے تعلیمی اور سوشل مصروفیات اور مساعی کا جائزہ لینا ہے ۔ اس لئے وہ ان تمام دوستوں کی خواہش کی تکمیل نہیں کر سکتے ۔

ڈائریکٹر صاحب کی سیرالیون میں آمد اور احمدیہ مشن کی مساعی کے معائنہ کی طرف خصوصی توجہ ایک ایسا امر ہے جس سے نہ صرف ہمارے مشن کا یو ۔ این ۔ او کے ادارے سے تعلق قائم ہو گیا ہے ۔ بلکہ انہیں محسوس ہو گیا ہے ۔ کہ جماعت احمدیہ واقعی اس وقت دنیا میں بلاتفریق مذہب وملت خدمت خلق میں مصروف ہے اور اور مسلمانوں میں یہی وہ متحدہ و فعال جماعت ہے ۔ جو صحیح طور پر اسلامی تمدن اور معاشرت کی مظہر ہے اور اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے کوشاں ہے ۔

احباب جماعت مبلغین سیرالیون کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ۔ تا اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے ۔ جب تمام سیرالیون ہی نہیں ۔ بلکہ تمام افریقہ بلکہ ساری دنیا ہی اسلام کے جھنڈے تلے آ جائے ۔ اور دنیا کا ہر فرد احمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جوا اپنی گردن میں پہننے میں فخر محسوس کرے ۔ اے اللہ وہ دن جلد لا ۔ تا تیرا بول بالا ہو ۔ آمین

"جماعتی تربیت اور اس کے اصول"

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے کا شاندار مضمون

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع ۲۷ ر اکتوبر ۱۹۵۶ء پر حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ نے جو قیمتی اور مفید مقالہ پڑھا تھا وہ اب زیور طباعت سے آراستہ ہو رہا ہے ۔ سامعین نے اس کی افادیت کے پیش نظر پر زور اصرار کیا تھا کہ اسے جلد طبع کرایا جائے ۔ بلکہ اجتماع کے موقعہ پر اس کے دو ہزار نسخوں کی خریداری کی درخواستیں بھی پہنچ گئیں تھیں ۔ اب اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ وہ مضمون جلد طبع ہونے والا ہے ۔ دوسرے دوست جتنی تعداد میں اس کے نسخے خریدنا چاہتے ہیں ۔ وہ بھی جلد مطلع فرمائیں ۔ تا انہیں دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے ۔ ایسی اطلاعات ۲۰ نومبر سے پہلے پہلے مل جانی چاہئیں ۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

پیغام صلح کے "چند مغالطے"

(آخری قسط)

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۶ر نومبر ۱۹۵۶ء

مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی

ہم نے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام میں دو سازشوں کی نقاب کشائی کی تھی۔ جو صاف واضح اور صریح تھیں۔ مگر ایڈیٹر صاحب "حیران ہیں کہ اس کو سازش کا نام کس طرح دیا جاسکتا ہے"؟ مباہلہ والے مستریوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق ایک خطرناک فتنہ قادیان میں اٹھایا۔ اور پھر لاہور آکر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی مرکزی مسجد کو اپنی سازشی کارروائیوں کا اڈا بنایا اور انجمن کے مشہور مبلغ کو اپنا آلہ کار بنا کر اس کے ذریعہ سے انجمن کی تمام شاخوں میں اپنا زبردست پراپیگنڈہ کیا اور تمام ملک میں گندے اور ناپاک اشتہاروں کے ذریعے حضرت مسیح موعودؑ کے لخت جگر کے خلاف نفرت اور حقارت پھیلائی اور آخر میں نہایت بے باکی سے کہہ دیا کہ "بھلا یہ بھی کوئی سازش تھی"؟ کیا واقعی ایڈیٹر صاحب پیغام صلح اتنے بھولے بھالے ہیں کہ ان کو سازش کے معنی بھی معلوم نہیں؟

یہ تو بیرونی سازش کے متعلق جناب ایڈیٹر صاحب کا ارشاد تھا باقی اندرونی سازش کی جو کیفیت ہم نے بیان کی تھی اس کے متعلق بھی جناب ایڈیٹر صاحب نے بیک جنبش قلم فتویٰ دے دیا ہے۔ کہ "اس کو بھی سازش نہیں کہہ سکتے" یعنی ۲۱ برس تک مسلسل اپنے امیر صاحب کے خلاف کارروائیاں کرتے رہنا اور ان کو اس عرصہ میں سخت سے سخت دکھ اور تکلیفیں پہنچانا اور ان کی مخالفت کے جوش میں یہاں تک آگے نکل جانا کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا بھی چھوڑ دینا اپنے ایک دوست سے اپنے امیر کی شکایت کرنا کہ وہ ایک ایک ہزار روپیہ ہضم کر گئے اور پھر دوست سے یہ بھی کہہ دینا کہ کسی سے کہنا مت۔ پھر تصنیف کے متعلق اپنے امیر کے خلاف جماعت میں عرصہ تک پراپیگنڈا کرنا۔ اپنے امیر کو بیسیوں معاملات میں بدنام کرنا اور انجمن کے ممبران کا اپنے امیر کے خلاف الزام لگانے والوں کو خوش رکھنے کی پالیسی پر عمل کرنا اور امیر صاحب اس کی شکایت کریں۔ تو ان کی قطعاً پرواہ نہ کرنا انجمن کے اندر دنیوی حسد۔ باہمی بغض و عناد اور پارٹی بازی کا عملی سرد امیر صاحب کا عہدہ سے نکلتے ہی ان کے خلاف ایک طوفان کھڑا کر دینا اور کہنا کہ "دو پانچ سال کے عرصہ میں حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ انجمن کا سولہ ہزار روپیہ بغیر حق کی مدد سے کھا گئے ہیں" مختلف جگہ تاریں ...... دینا کہ حالات خطرناک ہوگئی ہے۔ اور اس طرح "جماعت میں انتشار" پھیلانا پھر اپنے امیر پر الزامات کی تحقیق کے لئے کمیشن کا بٹھانا۔ مگر جھوٹے الزام لگانے والے کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھانا مسجد کے ممبر کو اور وعظ کے نام کو اپنے امیر کی غیبت سے ناپاک کرنا۔ مگر جنرل کونسل کا اس پر کوئی نوٹس نہ لینا۔ اپنے امیر صاحب کے خلاف لوگوں کو جھوٹی باتیں سنا کر اکسانے کی کوشش کرنا اور جب پوچھ گچھ ہو تو صاف انکار کر دینا۔ اپنے امیر صاحب پر طرح طرح کے اور عجیب و عجیب الزامات لگانا احمدیہ بلڈنگس سے برابر اس پراپیگنڈہ کا ہوتے رہنا کہ ہمارا امیر قواعد انجمن کی خلاف ورزیاں کرتا ہے اور ہمارے امیر کی وجہ سے جماعت نکمی ہو چکی ہے۔ یہ سارے امور کیا اپنے "حضرت امیر" کے خلاف کھلی ہوئی سازش نہیں؟ اگر ایسے معاملات بھی سازش نہیں ہیں تو خدا را مجھے بتلایا جائے کہ سازش اور کس جانور کا نام ہے؟ اور سازش کے سر پر کتنے سینگ ہوتے ہیں؟

جس پمفلٹ سے ہم نے یہ سارے اقتباسات لئے ہیں اور جو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے مرحوم "حضرت امیر" کا لکھا ہوا ہے۔ اس کا سچا ہونے میں جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کو "شبہ" ہے۔ ہم ادب کے ساتھ جناب ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے کہ اس شبہ کو یقین سے بدلنے کے لئے آپ ازراہ کرم اپنے سابق "حضرت امیر مرحوم" کی بیگم صاحبہ محترمہ کے پاس تشریف لے جا کر ان سے دریافت فرمائیں (جن کے پاس اصل کاپی ابھی تک محفوظ ہے) اور جو کچھ وہ جواب دیں اس سے براہ نوازش ہمیں بھی مطلع فرمائیں۔ باقی رہ گئی وہ تردید جو عبدالوہاب صاحب نے اس پمفلٹ کے پرنٹر اور پبلشر نہ ہونے کے متعلق اخبار میں شائع کرائی ہے۔ اس کی حقیقت سے بھی ہم بخوبی واقف ہیں یہ پمفلٹ نومبر ۱۹۵۳ء میں شائع کیا گیا اس کے شائع ہونے کے ساڑھے تین مہینے کے بعد ۱۷ر فروری ۱۹۵۴ء کو یہ تردید شائع ہوئی سوال پیدا ہوتا ہے کہ پمفلٹ کے شائع ہونے کے ساڑھے تین مہینے بعد تک عبدالوہاب صاحب کس مزدوری کام میں مصروف رہے جو انہیں اس کی فرصت نہ ملی کہ وہ اس کے پرنٹر اور پبلشر ہونے سے انکار کرتے؟ وہ چٹھی جو جناب عبدالوہاب صاحب نے اپنے "حضرت امیر قوم مولانا صدرالدین صاحب" کی خدمت میں پمفلٹ کے شائع ہوتے ہی بھیجی تھی۔ اس کے متعلق جناب عبدالوہاب صاحب (جو اس وقت بھی ایڈیٹر صاحب کے پاس ہی بیٹھتے ہیں) حلفیہ تحریر فرمائیں کہ:۔

۱۔ کیا وہ چٹھی آپ سے جبراً لکھوائی گئی؟ یا آپ نے برضا و رغبت اپنی خوشی سے بغیر کسی بیرونی تحریک یا دباؤ یا لالچ کے از خود لکھی؟

۲۔ یہ بھی ارشاد ہو کہ جو بیان آپ سے اخبار پیغام صلح میں شائع کر دیا گیا۔ وہ کسی دباؤ کے ماتحت آپ نے لکھا؟ یا ساڑھے تین مہینے بعد آپ کو خود بخود اس کے لکھنے کا خیال پیدا ہوا؟

۳۔ کیا آپ کے علم میں ہے کہ شائع کرنے والوں کو یہ بیان کس شخص نے مہیا کیا؟

۴۔ اس "افواہ" میں کہاں تک صداقت ہے کہ وہ بیان خود آپ نے شائع کرنے والوں کو دیا؟

۵۔ کیا آپ اس شخص سے بھی واقف ہیں یا نہیں جس نے جناب مولوی محمد علی صاحب کی اس "دکھ بھری کہانی" کی سائیکلو سٹائل سے متعدد نقلیں کی تھیں؟ اور کیا اس نقل کی کوئی کاپی آپ کے پاس موجود ہے؟

۶۔ آپ کے علم کے مطابق اس بات میں کہاں تک صداقت ہے کہ سائیکلو سٹائل والی نقلوں میں جناب مولوی صدرالدین صاحب کے علاوہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری۔ مولوی آفتاب الدین صاحب اور شیخ محمد آصف صاحب کا بھی تذکرہ کیا تھا۔ جو پمفلٹ کو شائع کرتے وقت "مصلحتاً" حذف کر دیا گیا؟

ازراہ کرم ان چھ باتوں کا جواب حلفیہ اور قسمیہ تحریر فرمائیں تاکہ یہ معاملہ ہمیشہ کے لئے صاف ہو جائے۔ اور جو سچی بات ہے۔ وہ روشنی میں آجائے

ہم مانتے ہیں کہ بے شک عبدالوہاب صاحب کا یہ بیان ٹھیک ہوگا کہ "میرا نام میری اجازت اور علم کے بغیر اس پر درج کیا گیا ہے"۔ مگر محض اس بیان سے کیا بنتا ہے کہ فلاں شخص فلاں پمفلٹ کا پرنٹر یا پبلشر ہے یا نہیں؟ اور اس کا نام اس پمفلٹ پر اس کے علم کے بغیر شائع کیا گیا ہے یا اس کی مرضی سے؟ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ پمفلٹ جس نام کی طرف منسوب کر کے شائع کیا گیا ہے۔ وہ نسبت جھوٹی ہے یا سچی؟ اس کا انکار نہ جناب عبدالوہاب صاحب نے "اپنی تردید" میں کیا ہے۔ اور نہ جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کو اس سے انکار کی جرأت ہوئی ہے۔ صرف "شبہ" کا لبادہ انہوں نے اوڑھ لیا ہے۔ اور وہ بھی انشاء اللہ اس وقت تار تار ہو جائے گا۔ جب ہماری استدعا کو قبول فرما کر جناب مولوی دوست محمد صاحب اپنے "حضرت امیر مرحوم" کی بیگم صاحبہ محترمہ کی خدمت میں دریافت حال کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ کیا جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح اتنی جرأت فرمائیں گے؟ دیدہ باید!

اگر جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ کے پاس جائیں تو برسبیل تذکرہ ان سے یہ بھی پوچھ لیں کہ کیا آپ نے ۲۹ر نومبر ۱۹۵۱ء کو کسی صاحب کو ہندوستان یہ لکھ کر بھیجا تھا۔ کہ "حضرت امیر مرحوم مغفور نے اپنے آخری چند ایام میں ایک تحریر لکھی ہے "میری زندگی کا ایک دردناک ورق" یہ تحریر سالانہ جلسہ کے موقع پر جنرل کونسل میں پیش ہوگی اور ادراد۔ ہے۔ اس کو چھپوا کر جنرل کونسل کے ممبروں کو دی جائے" وہ "تحریر" کونسی ہے۔ آیا چھپی یا نہیں؟ اور ہاں اگر چاہیں تو ساتھ کے ساتھ ان سے یہ بھی دریافت فرمالیں کہ کیا آپ نے ان صاحب کو اپنے اس خط میں یہ فقرے بھی لکھے تھے کہ "(مولوی محمد علی صاحب) کی روز افزوں مقبولیت کی وجہ سے اپنی جماعت میں ہی چند حاسد پیدا ہو گئے۔ اور سالہا سال سے ان کی راہ میں روڑے اٹکاتے رہے اور ان کو قلبی و ذہنی اذیت پہنچاتے رہے ... مفسدوں نے مخالفت کا طوفان برپا کر دیا اور طرح طرح کے بیہودہ الزام لگائے۔ یہاں تک بکواس کی کہ آپ نے احمدیت سے انکار کر دیا ہے اور انجمن کا مال غصب کر لیا ہے ...... آخر ان شرارتوں کی وجہ سے ان کی صحت بگڑ گئی اور ان تفکرات نے آپ کی جان لے لی سب ڈاکٹر یہی کہتے تھے کہ اس غم کی وجہ سے حضرت مولوی صاحب کی جان گئی۔ آپ کو جماعت کے دو تار کر دھکا لگنے کا اتنا صدمہ تھا کہ آپ نے ایک وصیت لکھ کر شیخ میاں محمد صاحب کو بھیج دی کہ یہ سات آدمی جو اس فتنہ کے بانی ہیں اور جن کے دستخط سے یہ سرکلر نکلتے تھے اور جن کا سرغنہ مولوی صدرالدین ہے میرے جنازہ کو ہاتھ نہ لگائیں۔ اور نہ ہی نماز جنازہ پڑھائیں۔ چنانچہ اس پر عمل ہوا"

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی مختصر روئیداد

"جماعتی تربیت اور اس کے اصول" کے موضوع پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا جامع مقالہ

ذکر حبیبؑ۔ مجلس شوریٰ۔ تقریری مقابلہ سوالات اور ان کے جوابات کا دلچسپ سلسلہ

دوسرا دن ۲۷ اکتوبر بروز ہفتہ

ذکر حبیب

دوسرے دن صبح چار بجے انصار نے بیدار ہو کر اجتماعی طور پر نماز تہجد ادا کی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے قرآن مجید کا درس دیا۔ بعد ازاں ذکر حبیبؑ کے موضوع پر ایک بابرکت مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل آٹھ صحابہ نے حضور علیہ السلام کے متعلق ایک ایک ایمان افروز روایت بیان فرمائی:۔

(۱) محترم چودھری فتح محمدؐ صاحب سیال ایم اے۔
(۲) محترم مولوی محمدؐ ابراہیم صاحب بقاپوری۔
(۳) محترم ڈاکٹر غلام غوث صاحب۔
(۴) محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب۔
(۵) محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری۔
(۶) محترم مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی
(۷) محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب
(۸) محترم قاضی محمدؐ ظہور الدین صاحب اکمل۔

حضرت مولانا راجیکی صاحب اور محترم قاضی اکمل صاحب علالت کی وجہ سے خود تشریف نہ لا سکے۔ اور محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب لاہور تشریف لے گئے ہوئے تھے اس لئے ان تینوں بزرگوں کی روایات مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھ کر سنائیں۔

اجلاس چہارم

ساڑھے آٹھ بجے اجلاس چہارم شروع ہوا۔ مکرم حافظ شفیق احمدؐ صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ حافظ محمدؐ رمضان صاحب فاضل نے منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام در عشق حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے درس الحدیث دیا اور اور مکرم قاضی محمدؐ نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔

اس کے بعد حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم اے مدظلہ العالی نے "جماعتی تربیت اور اس کے اصول" کے موضوع پر ایک نہایت جامع۔ قیمتی اور فاضلانہ مقالہ پڑھا۔ جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ جب حضرت میاں صاحب ممدوح یہ مقالہ پڑھ چکے۔ تو کئی احباب کے مطالبے اور اصرار پر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے یہ اعلان کیا کہ اس مقالے کو جلد سے جلد شائع کر کے جماعت میں اس کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی جائے گی۔

تقریری مقابلہ

بعد ازاں ایک دلچسپ تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل آٹھ اصحاب نے حصہ لیا۔

نام مقرر	موضوع
(۱) میاں محمدؐ سعید صاحب ملتان	برکات خلافت
(۲) حاجی محمدؐ فاضل صاحب ربوہ	" "
(۳) سید بہاول شاہ صاحب لاہور	" "
(۴) قریشی محمدؐ حنیف صاحب قمر لائلپور	ہستی باری تعالیٰ
(۵) چودھری غلام حسین صاحب چک ۹۹ سرگودھا	برکات خلافت
(۶) سید سمیع اللہ صاحب سیالکوٹ	" "
(۷) ڈپٹی فقیر اللہ صاحب	" "
(۸) ڈاکٹر شاہنواز خاں صاحب لائل پور	بعث بعد الموت

ہر مقرر کے لئے کم از کم ۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ۷ منٹ کا وقت مقرر تھا۔ منصفی کے فرائض مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ۔ میجر شریف احمد صاحب باجوہ اور مکرم قاضی محمدؐ نذیر صاحب لائلپوری نے سرانجام دیئے۔ ان حضرات نے

(۱) سید بہاول شاہ صاحب لاہور کو اول
(۲) سید سمیع اللہ صاحب سیالکوٹ کو دوم
(۳) اور قریشی محمدؐ حنیف صاحب قمر لائل پور کو سوم قرار دیا۔ اس تقریری مقابلہ میں صدارت کے فرائض مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے سرانجام دیئے۔

سوالات اور ان کے جوابات

تقریری مقابلے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں دینی مسائل پر سوالات اور ان کے جوابات کا نہایت دلچسپ اور معلومات افزا سلسلہ شروع ہوا۔ محترم صاحب صدر نے حاضرین کو موقع دیا۔ کہ ان کے ذہن میں مختلف دینی مسائل کے متعلق جو سوالات پیدا ہوں یا جن اہم اعتراضات سے انہیں اپنے اپنے علاقوں میں واسطہ پڑا ہو۔ انہیں پیش کریں۔ چنانچہ کئی اصحاب نے سوالات پیش کئے۔ ان سوالات کے معقول اور تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ جوابات دینے میں محترم صاحب صدر کے علاوہ مکرم مولانا شمس صاحب اور مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے بھی حصہ لیا۔ اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ صاحب صدر نے حاضرین کو بھی سوالات کا جواب دینے کا موقعہ دیا۔ چنانچہ بعض سوالات کے جواب خود حاضرین میں سے بعض اصحاب نے محترم صاحب صدر کی اجازت سے پیش کئے۔ غرض سوالات اور ان کے جوابات کا یہ سلسلہ بہت مفید اور دلچسپ رہا۔

اجلاس پنجم

مجلس شوریٰ:۔ ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت ادا کرنے کے بعد ۲ بجے بعد دوپہر اجلاس پنجم کا آغاز مجلس شوریٰ کے انعقاد سے ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؐ صاحب نے ادا فرمائے۔ پہلے مکرم مولوی قمر الدین صاحب قائد تعلیم نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعدہٗ صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعد ازاں مجلس شوریٰ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا۔ اور ایجنڈے کی بقیہ تجاویز کے متعلق فیصلے کئے گئے۔ ان میں بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۱۹۵۶-۵۷ء کی منظوری کے علاوہ حسب ذیل تجاویز کی منظوری شامل تھی۔

۱۔ ۱۹۵۷ء میں ہر رکن انصار اللہ کے لئے کم از کم کلمہ طیبہ صحیح اعراب کے ساتھ نیز نماز مکمل مع ترجمہ نیز عقائد اسلام یاد کرنے ضروری قرار دیئے جائیں۔

۲۔ چندہ ماہوار انصار اللہ کی شرح میں اضافہ کی تجویز کے متعلق قرار پایا کہ فی الحال ½ پائی فی روپیہ کی موجودہ شرح نہ بڑھائی جائے۔ بلکہ مجالس کی تعداد بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ مجموعی لحاظ سے چندہ میں اضافہ ہو سکے۔

۳۔ جن اراکین انصار نے نائب صدر محترم کی تحریک پر تعمیر دفتر انصار اللہ میں ایک ایک سو روپیہ یا زائد چندہ دیا ہے۔ ان کے نام ایک بورڈ پر لکھ کر ہال میں موزوں جگہ لگا دیئے جائیں۔ تاکہ ان کے لئے دعا کی تحریک ہوتی رہے۔

۴۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ اب بہت قلیل تعداد میں رہ گئے ہیں۔ اس لئے ان کو اجتماع انصار میں تعداد پر نمائندگی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ اور وہ زعیم وغیرہ عہدیداران کی طرح بحیثیت صحابی اجتماع میں شریک ہو سکیں۔

۵۔ قرآن مجید کے کسی حصے کے ترجمہ کا امتحان سال میں ایک دفعہ ضرور ہوا کرے۔

قائدین اور زعماء صاحبان کی تقاریر

مجلس شوریٰ کے اجلاس کے بعد قائدین اور مجالس کے زعماء نے حاضرین سے خطاب کر کے انہیں ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ جن حضرات نے اس موقع پر تقاریر کیں۔ ان میں قائد مال مکرم چودھری ظہور احمدؐ صاحب۔ قائد عمومی مولانا ابو العطاء صاحب قاضی علی محمدؐ صاحب سیالکوٹ اور ڈاکٹر شاہنواز صاحب لائل پور شامل تھے۔

تقسیم انعامات

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؐ صاحب نے مختلف مقابلوں میں حصہ لینے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔ نیز آپ نے بتایا کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اطفال کے لئے مقابلے کا ایک امتحان مقرر کیا تھا۔ اور فیصلہ کیا تھا کہ اس مقابلے میں اول اور دوم آنے والے اطفال کی تعلیمی فیس ایک سال تک مجلس مرکزیہ ادا کرے گی۔ چنانچہ اسی اجتماع کے موقعہ پر اطفال کی دینی اور علمی معلومات کا امتحان لینے کے لئے تین ممبران کا ایک کمیشن مقرر کیا گیا۔ جو محترم قاضی محمدؐ اسلم صاحب مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مکرم ڈاکٹر شاہنواز صاحب پر مشتمل تھا۔ کمیشن کے فیصلے کے مطابق اس مقابلے میں عنایت اللہ ولد غلام محمدؐ صاحب آف منگلہ اول اور محمدؐ اسحاق ولد نور محمدؐ صاحب آف چند پروانہ ضلع جھنگ دوم قرار پائے۔ محترم نائب صدر صاحب نے اعلان کیا۔ ان دونوں بچوں کی تعلیمی فیس ایک سال تک مجلس ادا کرے گی۔ آپ نے ان دونوں کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کے لئے دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ نیز آپ نے دوسرے اطفال کو بھی توجہ دلائی کہ وہ دینی اور تعلیمی میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ تاکہ وہ بڑے ہو کر دین اور ملک و قوم کے لئے مفید اور نافع وجود بن سکیں۔

حضور کا روح پرور خطاب

ساڑھے تین بجے کے قریب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقام اجتماع میں تشریف لا کر انصار کو اپنے روح پرور اختتامی خطاب سے نوازا اور ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس روح پرور خطاب کا خلاصہ الفضل مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں پہلے ہی ہدیہ ناظرین کیا جا چکا ہے۔

خدا حافظ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لے جانے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؐ صاحب نے انصار سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اجتماع میں شمولیت ہم میں سے ہر ایک میں خدمت دین کی ایک نئی امنگ اور نیا جوش پیدا کرنے کا موجب ہوئی ہے۔ اور ہم سب اپنے دلوں میں ایک نئی تازگی اور بشاشت محسوس کرتے ہیں۔ اب ہم یہ عزم لیکر اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہیں کہ ہم اس امنگ اور جوش کو اور ترقی دیں گے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

جماعت میں تفرقہ اور انتشار کا بیج بونے والوں کو ہم ہرگز جماعت مبائعین کا حصہ نہیں سمجھتے

مختلف احمدی جماعتوں کی متفقہ قرار دادیں

جماعت احمدیہ شیخوپورہ

ہم ممبران جماعت احمدیہ شیخوپورہ متفقہ طور پر اپنے اس مستحکم ایمان اور یقین کا اظہار کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "مصلح موعود" کے مصداق اور آپ کے حقیقی اور سچے جانشین اور خلیفہ برحق ہیں۔ آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نے اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو اکناف عالم تک پہنچایا۔ اور ہر کٹھن سے کٹھن لمحات میں اللہ تعالےٰ نے آپ کی نصرت و تائید فرمائی۔ ہمارا یہ کامل ایمان اور یقین ہے کہ جو فتنہ موجودہ وقت میں کھڑا کیا گیا ہے اس میں بھی اللہ تعالےٰ منافقین کو ناکام و نامراد کرے گا اور جماعت کو آپ کی قیادت میں مزید ترقیات عطا فرمائے گا اور اپنی نصرت و تائید سے نوازے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ شیخوپورہ حضور کے ساتھ اپنی کامل وفاداری اور اطاعت کا عہد کرتے ہیں اور جملہ منافقین سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں جماعت سے خارج سمجھتے ہیں۔ مولوی عبدالمنان عمر اور ان کے ساتھیوں کے رویہ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ جماعت کے شیرازہ کو پراگندہ اور منتشر کرنا چاہتے ہیں اور جماعت میں فتنہ اور انتشار کا بیج بونا چاہتے ہیں۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ شیخوپورہ قرارداد ربوہ۔ لاہور اور کراچی کی پُرزور تائید و تصدیق کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو جماعت کا حصہ نہیں سمجھتے اور ہمارا ان لوگوں سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہوگا اور ہم ایسے منافقین کے وجود سے جماعت کی مبارک تنظیم کو پاک رکھنا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔ ممبران جماعت احمدیہ شیخوپورہ

بذریعہ محمد انور حسین امیر ضلع شیخوپورہ

جماعت احمدیہ قصور

مؤرخہ ۲۶/۱۰/۵۶ بروز جمعہ بعد نماز جمعہ زیر صدارت محترم ملک عبدالعزیز صاحب امیر جماعت احمدیہ قصور ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں قرارداد ذیل متفقہ طور پر منظور ہوئی۔

"جماعت احمدیہ قصور منافقین کے موجودہ فتنہ اور اس میں شامل ہونے والے افراد ذیل سے (۱) عبدالمنان صاحب عمر (۲) میاں عبدالوہاب صاحب عمر (۳) ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی (۴) چوہدری غلام رسول صاحب ۳۵ (۵) ملک [illegible] الرحمٰن صاحب (۶) چوہدری عبدالحمید صاحب ڈاہڈا (۷) مولوی محمد حیات صاحب تاثیر (۸) محمد یونس صاحب مولوی فاضل (۹) مولوی علی محمد صاحب اجمیری (۱۰) چوہدری عبداللطیف صاحب بگیم پوری (۱۱) اللہ رکھا صاحب گھٹیالیاں۔

نیز ان لوگوں سے جو ان کے ہم خیال ہیں یا ان سے ہمدردی رکھ کر میل ملاپ رکھتے ہیں قطعی طور پر برأت کا اظہار کرتی ہے۔

نیز حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خلافت پر کامل ایمان فرمانبرداری اور سچی اطاعت کا یقین دلاتی ہے اور ہمارا یقین کامل ہے کہ فی زمانہ حضور کے دامن اقدس سے وابستہ ہونے میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کا راز مضمر ہے۔

ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ خلیفے خدا تعالیٰ بناتا ہے اور ان کے انتخاب کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی مشیت کام کرتی ہے۔ خلیفہ کبھی معزول نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی دنیا کی طاقت خلافت کی نعمت چھین سکتی ہے۔ یہ اجلاس عزل خلفاء اور ایک خلیفہ کی زندگی میں دوسرے کے انتخاب کے سراسر باطل اور خلاف اسلام نظریہ کی پُرزور تردید کرتا ہے۔

ہماری جماعت ازروئے بصیرت و بجاوت کامل وثوق سے اس یقین پر قائم ہے کہ منافقین کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور ہم انہیں اپنی جماعت (جماعت احمدیہ) کا کسی طرح بھی فرد نہیں سمجھتے"۔

محمد صادق فاروقی جنرل سیکرٹری
جماعت احمدیہ قصور ضلع لاہور

تلونڈی کھجوروالی

ہم ممبران جماعت احمدیہ تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ اپنے محبوب امام اور مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے اپنے عہد وفاداری کی تجدید کرتے ہیں اور ہم ہر اس شخص سے جو منصب خلافت عالیہ کے خلاف فتنہ برپا کرتا ہے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔

ہم یقین رکھتے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور ان کے انتخاب کے پیچھے خدا تعالےٰ کی مشیت کارفرما ہوتی ہے اور خلافت کی نعمت کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں چھین سکتی۔

ہم ہیں حضور پرنور کے ادنیٰ خدام
ممبران جماعت احمدیہ تلونڈی کھجوروالی
ضلع گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ کھیوڑہ

مؤرخہ ۲۵ اکتوبر بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ کھیوڑہ نے اپنے غیر معمولی اجلاس میں یہ قرارداد پاس کی۔

"ہم جملہ اراکین انجمن احمدیہ کھیوڑہ نہایت خلوص اور صدق دل سے دامن خلافت کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہنے کا عہد کرتے ہیں اور ان تمام لوگوں سے جو اپنے نفاق اور فتنہ انگیزی کی وجہ سے جماعت میں تفرقہ ڈالنا اور حضور کی ذات سے جماعت کو الگ کرنا چاہتے ہیں برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ان تمام لوگوں سے جن کے نام اس وقت تک اس فتنہ کے سلسلہ میں اخبارات میں آچکے ہیں تعلق سے بچاوے اور اپنی امان میں رکھے۔

ہم ان تمام ریزولیوشنوں کی تائید کرتے ہیں جو جماعت لاہور اور ربوہ نے اس سلسلہ میں پاس کئے ہیں اور ان لوگوں کو جماعت احمدیہ کا فرد تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

(۱) حکیم عبدالوہاب (۲) مولوی عبدالمنان (۳) ملک فیض الرحمٰن فیضی (۴) غلام رسول ۳۵ (۵) مولوی علی محمد اجمیری (۶) اللہ رکھا گھٹیالیاں۔ (۷) محمد حیات تاثیر (۸) ملک عزیز الرحمٰن (۹) چوہدری عبدالحمید المعروف ڈاہڈا (۱۰) محمد یونس مولوی فاضل (۱۱) چوہدری عبداللطیف بگیم پوری

چونکہ یہ تمام لوگ اپنے عمل سے جماعت سے علیحدگی اور خروج اختیار کر چکے ہیں۔ لہٰذا ہم انہیں جماعت احمدیہ کے افراد تسلیم نہیں کرتے

سید محمد ہاشم بخاری مولوی فاضل انگلش ماسٹر ہائی سکول کھیوڑہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کھیوڑہ ضلع جہلم۔

جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی

جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خاں کا ایک خاص اجلاس زیر صدارت ابو احمد مولوی محمد خان صاحب مولوی فاضل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی منعقد ہوا جس میں یہ قرارداد منظور ہوئی جملہ ممبران جماعت احمدیہ منافقین یا ایسے اشخاص جو ابھی تک منظر عام پر نہیں آئے مگر در پردہ نظام خلافت اور نظام سلسلہ کی مخالفت کر رہے ہیں برأت کا اظہار کرتے ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور دامن خلافت سے وابستگی کو اپنے لئے ذریعہ نجات خیال کرتے ہیں۔

۲- ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی ریزولیوشن ہائے جماعت احمدیہ لاہور۔ جماعت احمدیہ ربوہ۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی اور صدر انجمن احمدیہ کی تائیدات کرتے ہوئے عرض پرداز ہیں کہ مرکزی صدر انجمن احمدیہ نے موجودہ قرارداد پاس کر کے وقت کے اہم تقاضا کو پورا کیا ہے۔ اور ہم منافقین نمبر ۱ تا نمبر ۱۳ سے بکلی بیزار اور برأت کا دوبارہ اعلان کرتے ہیں اور آئندہ اگر کسی نے خلافت حقہ کے خلاف کوئی فتنہ اٹھایا تو اس کے خلاف بھی ہمارا طریق عمل یہی ہوگا۔

محمد نواز سیکرٹری مال جماعت احمدیہ
کوٹ قیصرانی۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں

جماعت احمدیہ مظفر گڑھ

(۱) ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ مظفر گڑھ متفقہ طور پر جماعت احمدیہ لاہور و لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی قراردادوں (شائع شدہ الفضل مؤرخہ ۲/۱۰/۵۶ و ۲/۱۱/۵۶) کی تائید کرتے ہیں۔ اور اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ان لوگوں سے قطعی تعلق نہیں۔ ان لوگوں نے اپنے عمل سے صریحاً ثابت کر دیا ہے کہ ان کے دلوں میں خلیفہ وقت اور جماعت کا کوئی احترام نہیں بلکہ بغض بھرا ہوا ہے۔ ہم حضور عالی کی خدمت اقدس میں استدعا کرتے ہیں کہ حضور اقدس جماعت سے اس عنصر کو جلد از جلد خارج کر کے جماعت پر احسان کریں۔ خصوصاً اس لئے کہ باوجودیکہ حضور نے انہیں اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع دیا مگر انہوں نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔

یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ ہماری لوکل جماعت میں اس قماش کا کوئی شخص نہیں تاہم اگر آئندہ کبھی خدانخواستہ ایسی صورت پیدا ہوئی تو ہم بلا توقف اس سے لاتعلقی کا اعلان کریں گے۔ ڈاکٹر کیپٹن اقبال احمد خاں

امیر جماعت احمدیہ ضلع مظفر گڑھ

کلرک کی فوری ضرورت

دفتر رسالہ الفرقان کے لئے پورے وقت کے تجربہ کار کلرک کی ضرورت ہے خوش دلی سے اور پوری توجہ سے کام کرنے والے دوست فوری طور پر درخواست بھجوائیں جلد سے جلد درخواستیں آجانی چاہئیں قابلیت کے مطابق تنخواہ کم بیش ہو سکتی ہے

مینجر الفرقان ربوہ

ضروری تصحیح

الفضل ۲ نومبر کے صفحہ ۳ کالم ۴ سطر ۷ میں یہ الفاظ لکھے گئے ہیں کہ "اس حالت میں جبکہ آپ کے قول کے مطابق ان کو "نالائق" کہنے والا زندہ موجود تھا" یہ فقرہ غلطی سے درج ہو گیا ہے ناظرین اپنے اپنے پرچوں میں سے یہ فقرہ کاٹ دیں۔ (ادارہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

اعانت الفضل

چوہدری تاج دین صاحب کمیشن ایجنٹ نئی غلہ منڈی لائلپور نے مبلغ پانچ روپے اس غرض کے لئے عطا کئے ہیں کہ ان کی طرف سے بغرض اصلاح و تربیت موزوں پتہ پر الفضل بھیج دیا جائے۔ خدا تعالےٰ چوہدری صاحب کو اس کی عمدہ جزا دے اور ان کے کاروبار میں برکت ڈالے۔

اسی طرح جماعت احمدیہ چک ۶۸ ج ب تحصیل و ضلع لائلپور کے مندرجہ ذیل احباب نے بھی پانچ پانچ روپے اسی غرض کے لئے عطا کئے ہیں (۱) چوہدری رحمت خانصاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۸ ج ب (۲) محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالمجید خانصاحب (۳) محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد علی صاحب۔ ان سب کے عطایا سے ضرورت مند اشخاص کے نام الفضل بھجوایا جارہا ہے خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے عمدہ نتائج پیدا فرمائے اور اس صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والوں کے لئے اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے کھولے آمین (مینجر الفضل)

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصی احباب کا موجودہ پتہ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو یا موصی احباب اس اعلان کو خود پڑھیں تو وہ اپنے موجودہ پتے سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ وصیت کے بارہ میں ان سے خط و کتابت کرنی ہے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

وصیت نمبر	نام موصی	ولدیت	سابقہ سکونت
۱۱۱۶۵	ملک نذیر احمد صاحب	ملک محمد طفیل صاحب	ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۱۳۳۷۶	عبدالغفور صاحب	چوہدری حسن دین صاحب	محلہ رنگپورہ سیالکوٹ شہر
۱۲۳۵۲	غلام محمد صاحب	عبدالرحمٰن صاحب	ماڑی کرم سنگھ نمالی ضلع میرپور سندھ
۱۱۳۴۲	سید مختار احمد شاہ صاحب	سید سردار احمد شاہ صاحب	لاہور
۱۲۰۴۸	عبداللطیف صاحب	میاں میراں بخش صاحب مرحوم	پرانی انارکلی لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) میرے ماموں زاد بھائی عزیز احمد صاحب قریشی کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین عطاء اللہ قریشی ربوہ

(۲) خاکسار کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہے۔ تمام احباب اور بزرگان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ چوہدری عبدالحمید خاں (صحابی) خوشاب

(۳) میں چند مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب کرام اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے کامیابی عطا فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین سید تنویر احمد منور کیمبل پور

(۴) برادرم اعجاز احمد عارضہ ٹائیفائڈ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ دعا کریں صحت فرمائیں۔ خاکسار کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالےٰ مجھے خادم دین بنائے آمین ریاض احمد اختر راولپنڈی

(۵) میرا لڑکا نذیر الدین محمود احمد اکثر بیمار رہتا ہے۔ احباب بچے کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد شفیع کرائین بھمبر ورکشاپ

ولادت

عزیزم مکرم ملک مشتاق احمد صاحب واہ کینٹ کے ہاں ۲۵ اکتوبر کو لڑکا تولد ہوا ہے بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں معروض ہوں کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو درازی عمر بخشے۔ نیک اور خادم دین بنائے (خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی

دعائے مغفرت

نسیم اختر دختر بابو غلام حسین صاحب اوورسیئر مینیجر نصرت سروس کمپنی گول بازار ربوہ مورخہ یکم نومبر کی رات کو زچگی کی حالت میں ملٹری ہسپتال پشاور میں وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں خدا تعالےٰ ہمیں صبر جمیل عنایت فرمائیں اور مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں داخل کرے۔ آمین

مرحومہ کی شادی کو صرف دس گیارہ ماہ ہوئے تھے۔

خاکسار غلام حیدر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

پیغام صلح کے "چند مغالطے" (بقیہ صفحہ ۳)

اگر جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ محترمہ آپ کے پوچھنے پر اس خط اور ان الفاظ کی تصدیق فرما دیں تو پھر آپ سوچیں کہ کیا اتنی بڑی بغاوت اور سرکشی بھی اپنے امیر کے خلاف "سازش" نہیں تھی؟ جس نے غریب کی جان ہی لے لی مگر آپ کے نزدیک وہ "بھائیوں کا معمولی جھگڑا" تھا۔ ہمیں تو آپ طعنہ دے رہے ہیں کہ "ایسی باتوں کی تشہیر تمام سلسلہ احمدیہ اور حضرت مسیح موعودؑ کی بدنامی کا موجب ہے" مگر جو جو کارروائیاں آپ کے موجودہ امیر صاحب اپنے مرحوم امیر صاحب کے ساتھ مع سات سرکردہ اصحاب کے کرتے رہے۔ وہ تو سلسلہ احمدیہ اور حضرت مسیح موعودؑ کی بہت بڑی نیک نامی کا باعث ہوئیں!

آخر میں صرف اتنا لکھکر ہم اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ کہ پیغام صلح نے "قادیانی فتنہ" پر تو بڑے زور شور سے اپنا ایڈیٹوریل لکھ مارا، مگر اس عظیم الشان فتنہ کو بھول گیا۔ جو ان کے "بزرگوں" نے اپنے "حضرت امیرؒ" کے خلاف برپا کیا تھا اور جس کی شکایت مولوی محمد علی صاحب ان الفاظ میں کرتے ہیں۔ "جب سے میں گزشتہ بیماری سے اٹھا ہوں۔ اس وقت سے یہ دونوں بزرگ (ڈاکٹر غلام محمد اور مولوی صدرالدین) اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری میرے خلاف پراپیگنڈا میں اپنی پوری قوت خرچ کر رہے ہیں اور ہر ایک تنکے کو پہاڑ بنا کر جماعت میں ایک فتنہ پیدا کرنا شروع کیا ہوا ہے۔" محمد علی ۱۵-۲۵

ہم احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی دو سازشوں کا حال تو الفضل میں لکھ چکے ہیں۔ تیسرا فتنہ یا تیسری سازش کی کیفیت خود پیغام صلح نے اپنے تازہ پرچہ مورخہ ۱۰ اکتوبر میں بیان کی ہے۔ اس کا راوی کوئی ایرا غیرا نہیں بلکہ نہایت معتبر اور مستند ہے۔ اور وہ ہیں جناب سکرٹری صاحب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام۔ [illegible] اپنی جماعت کے بعض اصحاب کے متعلق اپنے احباب سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کے دھوکے۔ ان کی سازش اور ان کے فریب میں نہ آئیں۔ سکرٹری صاحب کا اصل اعلان حسب ذیل ہے۔

"احباب ہوشیار رہیں ان لوگوں سے جن کو سنگین الزامات کے ماتحت الگ کر دیا گیا ہے۔ یا وہ لوگ جو انجمن سے من مانی تنخواہیں مانگتے تھے۔ جو انجمن نے ان کو اہل نہ سمجھ کر نہیں دیں اور اس بنا پر وہ الگ ہوگئے ہیں اور یا وہ لوگ جو انجمن میں بڑی بڑی تنخواہوں پر مبلغ بننے کے متمنی تھے لیکن انجمن نے ان کو اس کام کے لئے موزوں نہیں سمجھا۔ اب یہ لوگ مل کر اور مختلف جماعتوں میں جا کر انجمن کے خلاف پراپیگنڈہ کرتے ہیں۔ احباب سے استدعا ہے۔ کہ ان کی غلط بیانیوں کے فریب میں نہ آئیں اور ہوشیار رہیں"۔

باوجود اسکے پیغام صلح کہے ہی جائیگا کہ "ایسی سازشیں خلیفہ صاحب ہی کی جماعت میں چلتی ہیں۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کا دامن ان سے الحمد للہ بکلی پاک ہے"۔ کاش! دوسروں پر طعنہ زنی کی بجائے وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھتا تو اسے اسمیں ہمالیہ کے برابر بڑے بڑے غار نظر آتے۔

نوائے پاکستان کے ایک بہتان کی تردید

مغربی افریقہ میں احمدیت کی روز افزوں ترقی

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بیرونی ممالک اور خصوصاً مغربی افریقہ میں احمدیت کو روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ اور عیسائی دنیا میں ہمارے مبلغین کی مساعی کے نتیجہ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ احمدیت کی اس روز افزوں ترقی پر پردہ ڈالنے کے لئے اخبار نوائے پاکستان نے (جس نے گذشتہ چند ماہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف افترا پردازی اور کھلم کھلا جھوٹ کی مہم چلا رکھی ہے) اپنی اشاعت مورخہ یکم نومبر میں یہ بہتان تراشا ہے کہ گولڈ کوسٹ کی جماعت میں خلافت کی مخالفت میں مقدمہ بازی تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ ہم اس کے جواب میں لعنت اللہ علی الکاذبین کہہ کر مغربی افریقہ میں احمدیت کی ترقی کے متعلق بعض عیسائی مصنفین کا اعتراف پیش کرتے ہیں۔

گولڈ کوسٹ یونیورسٹی کالج کے پروفیسر مسٹر J. C. Williamson اپنی کتاب مسیح یا محمد میں لکھتے ہیں (یہ وہ اقتباس ہے جس کا ذکر حضور نے انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی تقریر میں بھی فرمایا تھا)

"اشانٹی گولڈ کوسٹ کے جنوبی حصوں میں عیسائیت آجکل ترقی کر رہی ہے لیکن جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کو عظیم فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوشکن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائیگا اب معرض خطر میں ہے اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے ... کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھنچی چلی جا رہی ہے اور یقیناً (بصورت حال) عیسائیت کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے"۔

پھر کتاب کے تعارفی نوٹ میں مصنف نے جو گولڈ کوسٹ یونیورسٹی کالج میں پروفیسر ہیں۔ احمدیت کے متعلق لکھا ہے۔

"ڈاکٹر پارنڈر کے قول کے مطابق نائیجیریا کے جنوبی علاقہ میں جہاں مشرکانہ عقائد دم توڑ رہے ہیں۔ اسلام کے پیروؤں کو اکثریت حاصل ہو رہی ہے اور ان کی تعداد میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ گولڈ کوسٹ کی ۱۹۴۸ء کی رپورٹ مردم شماری کے مطابق احمدیہ فرقہ کی تعداد بائیس ہزار پانچ سو بہتر افراد پر مشتمل بتائی گئی ہے۔ جبکہ ۱۹۳۱ء میں ان کی تعداد صرف تین ہزار ایک سو دس تھی اس سے عیاں ہے کہ سترہ سال کے عرصہ میں ان کی تعداد میں سات گنا اضافہ ہوا ہے۔ اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ اس تعداد میں دو تہائی بچے شامل ہیں۔ تاہم ان کی یہ زیادتی ہمارے لئے اچھی خاصی پریشان کن ہے کیونکہ مسیحی مناد جو میدان عمل میں برسر کار ہیں۔ ان کی رپورٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس فرقہ کی تعداد تیزی کے ساتھ ترقی پذیر ہے"۔

نوائے پاکستان نے خود تراشیدہ خبر میں لکھا ہے کہ مرزا مجید احمد صاحب بغاوت فرو کرنے کے لئے وہاں بھجوائے گئے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ گولڈ کوسٹ کے کماسی احمدیہ کالج کے پرنسپل کی آسامی کے لئے تقریباً ایک سال سے اعلانات الفضل میں شائع ہو رہے تھے۔ جتنے نام بھیجے گئے تھے ان میں سے گورنمنٹ گولڈ کوسٹ نے خود مرزا مجید احمد صاحب کا نام منظور کیا۔ چنانچہ ان کو اسی تعلیمی غرض کے پیش وہاں بھجوایا گیا ہے۔

اسی طرح اخبار کا یہ کہنا بھی افترا ہے کہ مولوی بشارت احمد صاحب امروہی کو واپس بلا کر فارغ کر دیا ہے۔ اور مولوی بشارت احمد صاحب سندھی پہلے ہی واپس پہنچ گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مولوی بشارت احمد صاحب امروہی آج سے سات سال قبل فریضہ تبلیغ ادا کر کے پاکستان واپس پہنچے تھے اور اب وہ دفتر وکالت تبشیر میں کام کر رہے ہیں۔ اور انہیں عنقریب دوبارہ واپس بھجوایا جا رہا ہے۔ مولوی بشارت احمد صاحب سندھی کچھ عرصہ ہوا سات سال فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ربوہ واپس آئے تھے۔ آجکل وہ وکالت تبشیر میں بطور نائب وکیل التبشیر کام کر رہے ہیں۔ ایسے ہی افتراؤں کے متعلق جنہیں نوائے پاکستان تراش رہا ہے کسی نے کہا تھا ؎ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

وکالت التبشیر

ایک ضروری تصحیح

ہفت روزہ "لاہور" مورخہ ۱۵/۱۰/۵۶ء میں ربوہ کے ڈاکخانہ کے متعلق جو شکایت شائع ہوئی ہے ہم اس سے پورے طور پر متفق نہیں ہیں۔ اگرچہ ربوہ کے ڈاکخانہ کو چمن عباس جیبی (ڈھوک) آبادی میں منتقل کرنے کی درخواست بالکل ناواجب اور مقامی حالات کے لحاظ سے مفقود خیز تھی۔ مگر ہم اس مکتوب کے انداز سے اتفاق نہیں کرتے۔ ہمیں محکمہ ڈاکخانہ جات اور مقامی عملہ ڈاکخانہ ربوہ کے خلاف جو شکایات تھیں وہ محکمہ متعلقہ کے نوٹس میں لائی گئیں۔ اور محکمہ نے ہماری مشکلات کا بہت حد تک تدارک کر دیا ہے۔ فی الحال ہم مطمئن ہیں اور ہمیں کوئی فوری شکایت عملہ ڈاکخانہ سے اب باقی نہیں ہے۔

(ملک) خادم حسین محلہ دار الصدر ربوہ

گمشدہ لڑکا

میرا بھانجہ ملک ناصر احمد طالبعلم ایف اے کلاس تین روز سے گھر سے غائب ہے اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو تو وہ ملک محمد انور صاحب ٹکٹ کلکٹر ریلوے اسٹیشن لاہور کے پاس پہنچا دیں۔ آنے جانے کا کرایہ شکریہ کے ساتھ ادا کر دیا جائے گا۔

اگر عزیز موصوف خود یہ اعلان پڑھے تو فوراً گھر واپس پہنچ جاوے۔ چھوٹے بہن بھائی بہت پریشان ہیں۔

ملک عبد الرحمٰن دفتر بیت المال ربوہ

مجلس انصار اللہ کے اجتماع کی روئداد

(بقیہ صفحہ ۵)

اور اس کے مطابق عمل بھی کریں گے تاکہ انصار اللہ کی تنظیم جماعتی نظم وضبط کے لحاظ سے بھی اور اشاعت اسلام کے کام میں وسعت پیدا کرنے کے لحاظ سے بھی بہترین تنظیم ثابت ہو سکے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم سب کا حافظ وناصر ہو۔

ان الفاظ کے ساتھ آپ نے انصار اللہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا اور جملہ انصار اللہ کو جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ (نامہ نگار)